کی تعلیمات معجزہ ہیں اور وہ تعلیمات قرآن کی منجانب اللہ ہونے پر دلیل ہیں۔
ہفتم قرآن کے احکام علمیہ فقہیہ و مسائل اعتقادیہ کا سنت کے مطابق بیان اور اسکے ساتھ مختصر بیان مذاہب مجتہدین اعیان۔

ان امور ہفتگانہ کی مجموعی ہیئت و حیثیت کی نظر سے یہ تفسیر انشاءاللہ تعالے اپنی نظیر آپ ہی ہوگی۔ کیونکہ اس سے پہلے کوئی تفسیر جو اس مجموعہ امور کی متضمن و ملتزم ہو دیکھی نہین جاتی۔

ان امور ہفتگانہ کے علاوہ قرآن کریم کی عربیت و فصاحت و بلاغت وغیرہ اوصاف اور انکے متعلق علوم کا بیان بھی ہوگا۔ مگر نہ ہر جگہ اور ہر ایک آیت کی تفسیر مین بلکہ موقع ضرورت و محل اختلاف مین۔

اس مبارک کام کے متعلق اخوان دین و انصار و اعوان سنت سید المرسلین سے یہ مشورہ لیا جاتا ہے کہ اس مضمون تفسیر القرآن کو ہم معمولی رسالہ اشاعۃ السنہ کے کسی حصہ میں درج کرین یا اسکے واسطے رسالہ سے علیحدہ ماہوار اوراق تجویز کرین۔ بصورت تجویز علیحدگی اس تفسیر کے خواہاں و خریداران کون کون احباب ہین۔ ؟ کافی تعداد کی درخواستین آگئین تو تفسیر رسالہ سے علیحدہ شایع ہوگی ورنہ رسالہ ہی کے نصف یا کسی اور حصہ میں اسکی اشاعت ہوگی انشاءاللہ تعالے قیمت کا تصفیہ خریداران کی کثرت و قلت پر موقوف ہے جسقدر خریداران کی کثرت ہوگی اسقدر قیمت میں تخفیف ہوگی انشاءاللہ تعالے

ہماری قسم کی منظوری سے الہامی قاتل اور خونی مسیح کی گریز

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا ٭ جو چیرا تو اک قطرۂ خون نکلا

خاکسار راقم پیشگوئی متعلق قتل لیکھرام کے جھوٹی ہونے پر قسم کھانیکے لئے مستعد ہوا اور اس مضمونکو رسالہ اشاعۃ السنہ نمبر ۲ جلد ہذا کے صفحہ ۵۳ میں بہ تفصیل درج کرکے اسکے خلاصہ سے بذریعہ اشتہار الہامی قاتل کو مطلع کیا تو آپ اپنی ناجائز شروط سابقہ اور ایک نئی شرط کی پناہ اور آڑ لیکر اس قسم کی منظوری سے انکار کیا۔ ایے لو۔ وہ مدت کا شور اور جوش و خروش اشتہار متعدی قسم کے شائع ہونیکے بعد ایک منٹ بھی نہ ٹھیرا۔ اور بیت زیب عنوان کا مصداق بنگیا۔

پہلے تو آپنے قلمی خط مورخہ ۲۶- اپریل ۱۸۹۷ء میں چند گالیون اور مکروہ الفاظ دفتری- غبی- احمق- سفاہت وغیرہ سے یاد فرماکر تین شرطیں پیش کیں- اوّل وہی پرانی شرط کہ میعاد عذاب ایک سال کی مقرر ہوگی دو وجہ سے اوّل یہ کہ یہ شرط الہامی ہی- اور الہامی شرط کو ملہم بدل نہین سکتا دوسری یہ کہ یہ میعاد مسنون ہی- اور کہا کہ یہ سچ ہے کہ آنحضرت نے برس کا نام لیکر یہ بھی فرمایا تھا کہ اگر وہ مباہلہ کرتے تو بلا توقف عذاب نازل ہوجاتا اس سے یہ سمجھ مین آتا ہی کہ خدا تعالے نے اپنے نبی کو برس تک عذاب کے نزول کا وعدہ دیکر پھر اس خاص زمانہ سے اطلاع بھی دیدی جو برس کے اندر مگر بہت قریب اور بلا توقف ظہور میں آنیوالا تھا-

دوسری شرط (جو نئی شرط آپ نے بڑہائی ہی) یہ ہے کہ قبل اسکے کہ آپ قسم کھاوین ٹھیک ٹھیک دو گھنٹہ بالمواجہہ تقریر میں آپکے پاس اپنے اسلام اور الہام اور لیکھرام والی پیشگوئی کے متعلق وجوہات مفصل بیان کرون- پھر پوچھوں کہ کیا آپ کو اس سے انکار ہی- اور اسکے جواب میں آپ صرف اسقدر کہنے کے مجاز ہونگے کہ مجھے انکار رہے- پھر تین دفعہ اپنے مشتہرہ الفاظ سے قسم کھائینگے اور بجائے فوری عذاب کے ایک سال بیان کرینگے-

تیسری شرط یہ کہ اگر سال کے اندر اُس جھوٹی قسم کا کوئی عذاب آپ پر نازل ہوا- تو ضرور ہوگا- کہ میں بذریعہ اشتہار اُسکا اظہار کرون پھر آخر خط میں لکھدیا کہ یہ تمام شرائط قطعی ہیں انکو کم بیش کرنا جائز نہ ہوگا پھر اس مضمون کا ایک اشتہار مورخہ یکم مئی ۱۸۹۷ء آپنے شائع کیا- اسمین بھی دل کھولکر گالیان بالفاظ حماقت شرارت خباثت لعنت منہ پر تھوکنا- وغیرہ دیکر اُن ہی شرائط پر اصرار کیا- اور شرط دوم میں یہ فقرہ بڑہا دیا کہ آپ کو میرے دو گھنٹہ کی تقریر کے مقابلہ میں کچھ بولنے کا اختیار نہ ہوگا میت کیطرح چپ رہنا ہوگا- اور اس شرط کی نسبت کہا کہ یہ گریز نہیں"- اور چور کی ڈاڑہی میں تنکا!! والی مثل پر عمل کر دکھایا- اور اس سے مقصود صرف رفع شبہ و اتمام حجت بتایا- اور جو مقصود اس سے پہلے قلمی خط میں بتا چکے تھے کہ ہم اپنے اسلام کی وجوہات بیان کرینگے- اسکو اس اشتہار

میں چھپایا - اور شرط سوم کی تفصیل ور عذاب کی تشریح میں بضمن حاشیہ کہا - کہ وہ عذاب ایسا ہوگا جسکا مزہ آپنے پہلی زندگی میں نہ چکھا ہوگا - خواہ وہ زمین سے ہو خواہ آسمان سے خواہ آپ کی مالی حالت پر ہو خواہ عزت پر خواہ ہمارے لئے ایسا نشان ظاہر ہوگا جس سے لوگ آپ پر لعنت کرینگے - اور تھوکینگے -

ان شرائط کے ساتھ یہ بھی کہدیا کہ ہمارا آخری اشتہار ہے ان شرائط کو آپ مانیں گے تو آئندہ ہم آپ کو مخاطب نہ کرینگے -

اسکے جواب میں خاکسار نہائت عجز و کمال ادب سے گذارش کرتا ہے - کہ گالیوں کا جواب تو وہی ہے جو بار ہا نمبر ۸ جلد ۱۷ اہلحدیث میں عرض کیا گیا ہے ؎

بدم گفتی و خورسندی عفاک اللہ نکو گفتی ٭ جواب تلخ مے زیبد لب لعل شکر خارا

آپ الہامی ہیں یہ گالیاں بھی الہامی ہونگی - انکا مقابلہ وہ کرے جو آپ جیسا الہامی ہو خدا کسی مسلمان کو ایسا نہ کرے) میعاد کے مسنون ہونے کا دعویٰ تو آپکو پہلے ہی تھا - ہمارے اشتہار میں اسکی دلیل کا مطالبہ ہوا تھا - اپنی دلیل تو کوئی پیش نہ کی اسی دعوے کا اعادہ کردیا جو شرم اور حیا کی بالکل مخالف ہے -

آپ کا اس امر کو بیچ تسلیم کرکے کہ "نصاریٰ نجران کیلئے آنحضرت نے بلا توقف عذاب نازل ہونے کیلئے خبر دی تھی" یہ کہنا کہ خدا تعالےٰ نے اپنے نبی کو برس تک نزول عذاب کا وعدہ دیا تھا - اور یہ امر حدیث نما حال الحول سے سمجھ میں آتا ہے - ایک اور دعوے دروغ ہے - اس حدیث میں یہ ذکر نہ صراحۃً ہے نہ اشارۃً کہ اللہ تعالےٰ نے آنحضرت کو دعوت مباہلہ کے وقت اور گریز نصاریٰ نجران سے پہلے سال بھر تک عذاب آنیکی خبر دی تھی - اور نہ یہ ذکر ہے کہ آنحضرت نے اپنے مباہلین نصاریٰ کو بطور شرط پہلے سے یہ بات کہدی تھی یا آنحضرت نے اپنے ہمراہی مسلمانوں کو یہ خبر دیدی تھی - کہ اندر برس کے اندر عذاب نازل ہوگا - اس حدیث میں جو برس گذرنے سے پہلے کل نصاریٰ پر عذاب نازل ہونیکا آنحضرت نے ذکر کیا ہو وہ تو نصاریٰ

نجران کے مباہلہ سے گریز کر جانے کے بعد ذکر فرمایا تھا جس سے ہرگز یہ ثابت و مفہوم نہیں ہو سکتا کہ خدا تعالےٰ نے پہلے بھی آنحضرت کو اس میعادی عذاب کی خبر دی تھی۔ یا آنحضرت نے بطور شرط مباہلین سے یہ بات کہدی تھی۔

الہامی صاحب نے اس حدیث سے اس مفہوم کو نکالنے میں دروغ گوئیم بر روئے تو۔ پر عمل کیا ہے۔ اور مصرعہ چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد ۔ کا مصداق بنکر دکھا دیا ہے۔

پھر یہ ذکر بابعد بھی کل (یعنی تمام دنیا یا کل عرب کے نصاریٰ) کی نسبت ہوا تھا۔ کیونکہ مقابلہ میں نکل کر مباہلہ کرنے والوں کی نسبت تو صاف یہ فرمایا گیا ہے۔ کہ وہ ولاسے بچ کر نجاتے اور اس جنگل میں آگ لگ جاتی جس سے درخت پر جانور بھی نہ بچتے۔ یعنے اُنپر بلا توقف عذاب نازل ہو جاتا۔ جسکا الہامی (قاتل) صاحب کو بھی اعتراف ہی۔ اور الفاظ حدیث جو صفحہ ۵ دخیر نمبر ۳ جلد ہذا میں منقول ہیں نیز اسکی مقصد ہیں شرط میعاد کے الہامی ہونے اور اس وجہ سے اسکی تبدیل نہو سکنے کا دعویٰ بھی بکمال شرم کا موجب ہے۔ یہ بات آپ اس شخص کو کہہ سکتے تھے جو آپ کو ملہم اور آپکے شرط کو الہامی جانتا ہو۔ اور جو شخص آپ کو دعویٰ الہام میں کذاب اور دجال جانتا ہو اُسکے سامنے یہ عذر پیش کرنا شرم کا مقتضا نہیں ہے۔ اور اگر منکر کے سامنے بھی اپنے الہام کو بطور حجت و دست آویز پیش کرنا جائز ہے تو وہ بھی آپکو کہہ سکتا ہے کہ مجھے الہام ہوا ہی۔ کہ یہ شرط میعاد ایک سال کی ناجائز اور شیطان کی تجویز کردہ شرط ہی۔ اسکو قبول کرنا مسلمان کا کام نہیں ہے۔ پس جو جواب آپ اسکو دینگے وہی جواب آپکو واپس کر دیگا۔

خاکسار کا میعاد ایک سال کو منظور نہ کرنا اور فوراً عذاب دکھانیکا مطالبہ کرنا۔ یا میعاد ضروری ہو تو صرف تین دن کی میعاد منظور کرنا اس وجہ سے نہیں کہ میں آپکے الہام سے ڈر گیا ہوں۔ اگر میں آپکے الہام سے ڈرتا تو آپ سے یہ سلوک غدمتگذاری نہ کرتا۔ جو عرصہ پانچ سال سے کر رہا ہوں۔ بلکہ وجہ یہ ہی کہ ایک سال کے عرصہ میں آپ بہت سے انسانی منصوبوں اور چند بدمعاش مریدوں کے سازشوں سے جسکو چاہیں قتل کرا سکتے ہیں۔ چنانچہ عبداللہ آتھم کیلئے آپنے ایسا کیا۔ (جسکا عبداللہ آتھم

کو دعوی تھا) اور بقول ہندوؤں کے لیکھرام کیلیے بھی آپنے ایسا کیا۔ اور یہ امر بنظر آپ کی فریب بازیون اور حیلہ سازیوں کے کچھ بعید نہین ہو۔ اگرچہ اسپر ظاہری کوئی دلیل ابتک قائم نہین ہوئی۔ اور تین دن تک اپنی حفاظت آپ جیسے خونی قاتلوں سے ہر کوئی کرسکتا ہے۔ گھر مین چھپکر یا کہین نقل مکانی کرکے۔

امرتسر کے ایک اخبار ایڈیٹر یعقوب حواری الہامی قاتل صاحب جنہون نے ہماری عدم منظوری شرط ایک سال کو گریز قرار دیا تھا۔ اب بھی ہماری یہ دلیل سنکر اسکو گریز کہینگے؟ کیا انکے نزدیک ایسے اقبالی خونیوں کے دست تظلم سے اپنی جان کی حفاظت نہ کرنا اور سال بھر تک اسکو سازشوں کا موقع دینا عقلمندی کا کام ہے۔؟

دو گھنٹہ تک قسم سے پہلے وعظ کرنی کی شرط سے آپکا جو مقصود ہو اسکو آپنے قلمی خط میں صاف الفاظ میں بتا دیا ہے۔ کہ آپ حاضرین کو منافقانہ اقرار اصول و مسائل اسلام کرنے سے اپنا مسلمان ہونا جتا دین اور عقائد کفریہ ملحدانہ و زندیقانہ کو چھپا کر اپنے مقدس چہرہ سے داغ فتوائے تکفیر کو جو باتفاق علماء پنجاب و ہندوستان لگ چکا ہو مٹا دیں اس مقصود کے ساتھ جو اشتہار یکم مئی ۱۸۹۷ء میں رفع شبہات و اتمام حجت کا بہانہ بھی گھڑ لیا۔ اور اسکے ساتھ دعوے بھی کیا ہے کہ یہ رفع شبہ اور وعظ مباہلہ سے پہلے مسنون ہے یہ محض دروغ بے فروغ ہے۔ آنحضرت نے کسی سے تمام عمر میں مباہلہ نہیں کیا۔ اور نہ کسی مجلس مباہلہ مین آپکو رفع شبہات مباہلین کا اتفاق ہوا۔ پھر یہ امر کیونکر مسنون ہوسکتا ہے۔ اور رفع شبہات اور اتمام حجت کی یہ صورت بھی نہیں ہے۔ کہ آپ جو چاہیں جو دو گھنٹہ تک بولتے چلے جائین۔ اور آپکا خصم کچھ نہ بولے۔ اور بت کیطرح چپ رہے۔ آپ اس دعوی مقصود رفع شبہات اور اتمام حجت میں سچے ہیں۔ تو مباہلہ اور قسم سے پہلے ایک مجلس مناظرہ منعقد کرین۔ اور ہمین اپنے اسلام اور الہام و پیشگوئی متعلق لیکھرام کے وجوہات علاوہ اُن وجوہات کے جنکو آپ تصانیف قدیمہ اور جدید بد اشتہار ۱۵ مارچ ۱۸۹۷ء و اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۹۷ء وغیرہ

اور کالفیدنشل* (مخفی) استفتا مطبوعہ ۱۲ مئی ۱۸۹۷ء میں بیان کر چکے ہیں۔ بیان کریں۔
اور اپنے خصم سے اسپر اعتراضات سنیں۔ اور اُسکا جواب اسکو دیں۔ اور اگر اس مجلس مباہلہ
و قسم میں ان وجوہات کے بیان کا ضروری ہونا ثابت کریں۔ تو پھر اسی مجلس میں اپنے خصم
کو بھی دو گھنٹہ کے مقابلہ میں دو گھنٹہ تقریر کرنے کا موقع دیں۔ آپ ایسا نہ کرینگے تو اس سے
صاف ثابت ہوگا۔ کہ آپکا مقصود اس دو گھنٹہ کے وعظ سے صرف وہی ہے۔ جسکو آپ قلمی
خط میں ظاہر کر چکے ہیں۔ کہ ناواقف مسلمانوں کو (جو آپکے مجموعہ کفریات تصانیف نہیں دیکھتے)
یہ جتادیں کہ میں مسلمان ہوں اور اسلامی عقاید کو مانتا۔ علمائے پنجاب و ہندوستان جو مجھے کافر
کہتے ہیں۔ وہ مجھ پر ظلم کرتے ہیں۔ شرط سوم کی تفصیل اور عذاب کی تشریح میں جو کچھ آپنے
کہا ہے اسمیں صاف اقرار کرلیا ہے۔ کہ آپ اور آپکا ملہم قسم کھانے والے پر کوئی غیر معمولی عذاب
نہیں لا سکتے جو ہوگا۔ صرف یہ ہتھ ناٹک ہوگا۔ کہ کسی معمولی امر کو عذاب آسمانی بنالیا
جائے گا۔ آپکے مخالف کے کپڑے میلے ہوئے یا کورتہ کی کھونڈی ٹوٹ گئی تو آپ یہ کہدینگے کہ یہی
عذاب ہے جسکا ہمارے ملہم نے وعدہ کیا تھا زیادہ کرینگے۔ تو یہ کرینگے کہ چند بدمعاش مریدوں کو
کہدینگے کہ فلاں شخص کو بر سر بازار گالیاں دو اور ایک دھکا لگادو۔ اور کپڑے اوتار لو۔ پھر اشتہار دیدینگے
کہ ہم نے جو کہا تھا بعینہ وہی ہوا۔ اس شخص کی مال و جان و عزت تینوں کو ایسا نقصان پہنچا کہ
اُسکا مزہ آگے اُسنے نہ چکھا تھا۔ اور یہ امر اگر ہوگا۔ تو ہوگا بھی واقعی ہوگا۔ کیونکہ اس سے پہلے
ہمنے اپنی ہوش و اختیار کے زمانہ میں کبھی کسی سے ہاتھا پائی کی اور نہ بر سر بازار گالیاں
سنیں۔ اور نہ کپڑا اُتروایا۔ اس سے بھی زیادہ کرینگے۔ تو سیری مقابلہ میں ایک سالہ یا اشتہار
شائع کردینگے۔ اور اسمیں معمول سے زیادہ گالیاں دینگے اور اسکے ذریعہ سے اپنے مریدوں سے گالیاں
دلوائینگے اور اسکو آسمانی نشان قرار دینگے۔ جیسا کہ جلسہ مذاہب اعظم میں اپنے بیان کو آسمانی نشان
قرار دیا۔ آخر میں جو آپنے کہا ہے کہ آیندہ ہم آپکو مخاطب نہ کرینگے اسمیں آپنے گریز کا صاف اقرار
کرلیا ہے۔ جسپر آپ تعریف کے مستحق ہیں۔ اس سے زیادہ تعریف کا مستحق آپکا اشتہار ۱۹ مئی ۱۸۹۷ء

* تحریر مضمون ہذا کے وقت آپنے اسکو مخفی رکھا تھا۔